An International Journal of ISLAMIC AND SOCIAL SCIENCES

ISLAMICUS

PAKISTAN ISLAMICUS

(An International Journal of Islamic and Social Sciences)

Volume:06, Issue:04, June, 2026, Pages:01-14 (Monthly)

Journal Website: https://pakistanislamicus.com/index.php/home

Publisher Website: https://www.mircpk.net

HEC "Y" Category

فیصل آباد کے سیرت نگار علماء کی مساعی کا تحقیقی جائزہ

A RESEARCH AND ANALYTICAL STUDY OF THE CONTRIBUTIONS OF SEERAH SCHOLARS OF FAISALABAD

Tania Yousaf[1], ***Dr Khalid Mahmood Arif**[2]

[1]MPhil Scholar Islamic Studies, Riphah International University, Faisalabad, Punjab, Pakistan.

[2]Associate Professor/HOD Islamic Studies, Riphah International University, Faisalabad, Punjab, Pakistan.

ARTICLE INFO

Article History:

Received: May 10, 2026

Revised: June 02, 2026

Accepted: June 04, 2026

Available Online: June 08, 2026

Keywords:

Seerah Studies & Literature

Faisalabad Scholars & Research Contributions

Prophetic Biography

Islamic Scholarship

Contemporary Islamic Thought

Funding:

This research journal (PIIJISS) doesn't receive any specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

Copyrights:

CC BY

Copyright Muslim Intellectuals Research Center. All Rights Reserved © 2021. This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

ABSTRACT

This research aims to present an analytical study of the scholarly contributions of Seerah writers and scholars of Faisalabad in the field of Seerah literature. Seerah writing has remained an important branch of Islamic scholarship through which Muslim scholars have highlighted the life, teachings, character, and mission of Prophet Muhammad (ﷺ) for guidance at both individual and societal levels. The scholars of Faisalabad have also played a significant role in promoting Seerah studies through books, research articles, lectures, translations, and academic activities.

The study explores the intellectual, methodological, and thematic dimensions of the works produced by these scholars. It examines their approaches to presenting the Seerah in the context of contemporary social, moral, educational, and intellectual challenges. Special attention is given to the ways in which these scholars have connected classical Seerah literature with modern academic and research methodologies. The research further evaluates their services in preserving authentic sources, addressing misconceptions about Islam and the Prophet (ﷺ), and promoting the practical application of Seerah teachings in modern society.

Using descriptive and analytical research methods, the study identifies the major trends, contributions, and distinctive features of Seerah scholarship in Faisalabad. It also highlights the role of academic institutions, seminaries, and universities in encouraging Seerah-related research and publications. The study concludes that the Seerah scholars of Faisalabad have made valuable academic and intellectual contributions that deserve systematic documentation and further scholarly exploration. The research recommends comparative and thematic studies to further strengthen the understanding of regional contributions to Seerah literature in Pakistan.

***Corresponding Author's Email:** khalid.mahmood@riphahfsd.edu.pk

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو سببِ کائنات، سرورِ دو عالم، اشرفُ الانبیاء اور خاتم النبیین کا منصب عطا فرمایا۔ آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ قیامت تک آنے والی انسانیت کے لیے کامل، جامع اور عملی نمونہ ہے، کیونکہ آپ ﷺ کی نبوت عالمگیر اور ابدی ہے، جبکہ دیگر انبیاء کی نبوت مخصوص زمانہ، علاقے اور قوم تک محدود تھی۔ عصرِ حاضر میں ظاہری ترقی کے باوجود انسان اخلاقی زوال، اختلافات، ظلم و ناانصافی اور باہمی انتشار کا شکار ہے۔ انسانی تدبیریں اس بحران کا حل پیش کرنے میں ناکام ہیں، لہٰذا آج کی گم گشتہ انسانیت کے لیے وہی نسخۂ کیمیا ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ نے نبیِ اُمی ﷺ کو عطا فرمایا۔ آپ ﷺ نے اختلافات کے خاتمے، معاشرتی اتحاد اور توحید کی عملی تعلیم پیش کی، تاکہ انسانیت صرف خالقِ کائنات کی حاکمیت کو تسلیم کرے اور اخلاق، انصاف اور امن کے راستے پر گامزن ہو۔

﴿اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ﴾[1]

(وہی کائنات کا حقیقی فرماں رواہے، اُسی کی حاکمیت کو تسلیم کرنے میں بھلائی ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی "**دعوتِ توحید**" کو جوق در جوق افرادِ انسانی نے قبول کیا، مذہبی اختلافات کے ختم کرنے کا یہ سب سے بڑا مشترکہ پلیٹ فارم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت کے موجودہ اہلِ کتاب، یہود و نصاریٰ کو توحید پر متحد ہو جانے کی دعوت دی اور بحکم خدا ارشاد فرمایا:

"یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَنْ لاَ نَعْبُدُ اِلاَّ اللّٰہَ وَلاَ نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَلاَ یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ"[2]

(یعنی اے اہلِ کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور ہم میں سے کوئی اللہ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو رب قرار نہ دے)

اس طرح رسول اللہ ﷺ نے انسانیت کے درمیان مذہبی اختلاف کو ختم کرنے کی کوشش فرمائی، آج سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انسانیت کو یہ رہنمائی مل رہی ہے کہ اے بنی آدم! دہریت اور خدا کے انکار کو چھوڑ کر وحدہ لاشریک لہ پر ایمان لے آؤ، سارے انسان مل کر بس اُسی کی رسّی کو تھام لو، اُسی میں امن و سکون اور طمانیتِ قلبی ہے، اِس کے علاوہ کسی غیر کو تسلیم کر کے قلوب کو راحت نصیب نہیں ہو سکتی۔

سیرت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

سیرت کے لغوی معنیٰ طریقہ کار یا چلنے کی رفتار اور انداز کے آتے ہیں۔ عربی زبان میں "**فِعلہ**" کے وزن پر جو مصدر آتا ہے اس کے معنیٰ کسی کام کا طریقہ یا کسی کام کو اختیار کرنے کے انداز اور اسلوب کے ہوتے ہیں مثلاً: "**ذِبحہ**" کے معنیٰ ہیں طریقہ ذبح اور "**قِتلہ**" کے معنیٰ ہیں: طریقہ قتل۔ لہٰذا سیرت کے لغوی اور لفظی معنیٰ ہوئے:

"سِیْرَۃ" دراصل سَارَ یَسِیْرُ سَیْرًا وَ مَسِیْرًا سے نکلا ہے جس کے لغوی معنی ہیں: طریقہ، چلنا، نیز قصے اور واقعات بیان کرنے کو بھی سیرت کہتے ہیں"۔[3]

بعد میں اس معنیٰ میں مزید توسیع پیدا ہوا، اور زندگی گزارنے کے اسلوب اور انداز کے معنیٰ میں اس کا استعمال ہونے لگا۔ پھر بہت جلد ہی سیرت کا یہ لفظ حضور نبی کریم ﷺ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہو گیا۔ چنانچہ آج دنیا کی تمام بولی جانے والی زبانوں میں سیرت کا لفظ عموماً آنحضور ﷺ کی مبارک زندگی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

سیرت کا لغوی مفہوم

اردو اور فارسی سیرت، عربی "**سیرۃ**" کا لفظ عربی زبان کے جس مادے اور فعل سے بنا ہے اس کے لفظی معنی ہیں چل پھرنا، راستہ لینا، رویہ یا طریقہ اختیار کرنا، روانہ ہونا، عمل پیرا ہونا وغیرہ اس طرح سیرت کے معنی حالت، رویہ، طریقہ، چال، کردار، خصلت اور عادت کے ہیں۔ اس سے اردو میں تعمیر سیرت، سیرت سازی، پختگی سیرت، نیک سیرت، بدسیرت اور حسن سیرت وغیرہ کے الفاظ مستعمل ہیں۔

"لفظ "سیرت" واحد کے طور پر اور بعض دفعہ اپنی جمع "سیر" کے ساتھ اہم شخصیات کی سوانح حیات اور اہم تاریخی واقعات کے بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا رہا ہے"۔[4]

مثلاً: کتابوں کے نام سیرت عائشہ یا سیرت المتاخرین وغیرہ۔ کتب فقہ میں "**السیر**" جنگ اور قتال سے متعلق احکام کے لیے مستعمل ہے۔

چونکہ آنحضرت ﷺ کی سیرت کے بیان میں غزوات کا ذکر خاص اہمیت رکھتا ہے، اس لیے ابتدائی دور میں کتب سیرت کو عموماً مغازی و سیر کی کتابیں کہا جاتا تھا جبکہ لفظ مغازی مغزی کی جمع ہے جس کے معنی جنگ (غزوہ) کی جگہ یا وقت کے ہیں لیکن اب سیرت کی ترکیب ہی مستعمل ہے۔

«سیرت یا **سیرۃ**، موجودہ دور میں سیرت نبویہ یا سیرت نبوی یا سیرت النبی ﷺ کی اصطلاح مسلمانوں کے ہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوانح کے لیے خاص ہے۔ سیرت کے لغوی معنی طریقہ کار یا چلنے کی رفتار اور انداز کے ہیں»[5]

قرآن کریم میں لفظ **سیرۃ** صرف ایک جگہ آیا ہے۔

"سَنُعِیْدُھَا سِیْرَتَھَا الْاُوْلٰی"[6]

(ہم اسے ابھی اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے)

اس آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا (لاٹھی) کے سانپ بن جانے کے بعد دوبارہ اصلی حالت میں آجانے کی طرف اشارہ ہے لہذا یہاں لفظ **سیرۃ** حالت اور کیفیت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

سیرت کا اصطلاحی مفہوم

طویل تاریخی عمل کے بعد لفظ سیرت بطور اصطلاح صرف حضور اکرم ﷺ کی زندگی کے جملہ حالات کے بیان کے لیے مستعمل ہو گیا ہے۔ دیگر منتخب شخصیات کے لیے اس کا استعمال تقریباً متروک ہو چکا ہے۔ لہٰذا جب مطالعہ سیرت، کتب سیرت، جلسہ سیرت یا سیرت کانفرنس جیسے الفاظ استعمال ہوتے ہیں، تو مراد ہمیشہ سیرتِ النبی ﷺ ہی ہوتی ہے، چاہے ساتھ نبی، مصطفٰی، طیبہ یا پاک جیسی صفتیں بھی شامل ہوں۔ مثال کے طور پر سیرت ابن ہشام کا مطلب ابن ہشام کی زندگی نہیں بلکہ حضور ﷺ کے حالات ہیں جو انہوں نے جمع کیے۔ اس طرح لفظ سیرت آج علم و ادب اور تعلیمی و مذہبی تقریبات میں حضور ﷺ کی مبارک زندگی کے حوالہ سے مستعمل ہے۔

سیرت لغت کی روشنی میں

سیرت عربی زبان کا لفظ ہے "سار, یسیر" سے مشتق ہے اس کا مادہ "سیر" بمعنی چلنا ہے۔[7]

القاموس المحیط میں ہے:

﴿السیرة بالکسرة، السنة والطریقة والهیئة والمیسره﴾[8]

(سین کی زیر کے ساتھ سیرت کا لفظ سنت، طریقہ، ہیئت اور مسافت کے معانی میں استعمال ہوتا ہے)

سید محمد مرتضیٰ زبیدی لکھتے ہیں:

﴿سارالوالی فی رعیته سیرة حسنه﴾[9]

(حاکم نے رعایا کے ساتھ اچھے طریقے کا برتاؤ کیا)

قرآن مجید میں ہے:

"وَتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا"[10]

(اور پہاڑوں کو وہ چلائے گا)

ایک اور جگہ ہے:

"قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْأُوْلٰى"[11]

(اسے پکڑلو اور خوف نہ کرو اسے ہم پہلی والی ہیئت پر لے آئے گے)

حضور ﷺ کی سیرت ہی ہمارے لئے مشعل راہ ہے آپ ﷺ کے قول و فعل میں کہیں بھی تضاد نہیں ہے۔

سیرت رسول ﷺ ہدایت کا سرچشمہ

سیرت رسول ﷺ ہدایت کا سرچشمہ ہے جو پوری کائنات کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ قرآن مجید میں حضور ﷺ کی سیرت کا ذکر موجود ہے اور اس کی تفہیم کے لیے تفسیر کا مطالعہ ضروری ہے۔ حضور ﷺ کا اسوہ حسنہ، قوانین، احکام، مسلمانوں اور غیر مسلموں کے ساتھ معاہدات سب سیرت کا حصہ ہیں، اور تفسیر ان عنوانات کا مقصد و مقام واضح کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی سب کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہے اس لیے کہ قرآن مجید میں ہے:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ"[12]

(یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی ذات کا بہترین نمونہ ہے ہر اس کے لیے جو اللہ سے ملاقات اور آخرت کی امید رکھتا ہے)

رسول اللہ ﷺ کی اتباع کے لیے ضروری ہے کہ انسان آپ ﷺ کی صفات، نبوت کے دلائل اور خصائص کو سمجھے اور محبت کرے۔ سیرت نبوی ﷺ کا علم ایمان کو مضبوط کرتا اور دین حق کے دفاع کا جذبہ فروغ دیتا ہے۔ سیرت طیبہ اور تفسیر کا تعلق یہ ظاہر کرتا ہے کہ دین کی اشاعت کے لیے رسول ﷺ اور صحابہ کو کن مشکلات کا سامنا ہوا اور انہوں نے انہیں حل کرنے کے لیے کون سے طریقے اختیار کیے۔

سیرت النبی ﷺ کی اہمیت

دنیا اور آخرت کی کامیابی کے لئے سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ بہت ضروری ہے کیونکہ آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں انفرادی، اجتماعی اور معاشرتی زندگی کے ہر پہلو پر رہنمائی موجود ہے آپ ﷺ پوری کائنات کے لئے ہادی بن کر آئے آپ ﷺ کی دعوت تبلیغ کسی مخصوص علاقہ کے لئے نہ تھی۔ جیسا کہ قرآن مجید میں بھی ہے:

"قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا"[13]

(آپ کہہ دیجئے اے لوگو بے شک میں آپ سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں)

چونکہ آپ ﷺ کی زندگی میں ہمارے لئے مکمل رہنمائی موجود ہے اس لئے آپ ﷺ کی سیرت پر عمل پیرا ہوئے بغیر کامیابی نہیں مل سکتی۔ قرآن مجید میں آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے بارے میں ہے:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ"[14]

(تمہارے لئے اللہ کے رسول ﷺ میں ایک عمدہ نمونہ ہے اس شخص کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن کا امیدوار ہو)

قرآن مجید تو سارا ہی رسول اکرم ﷺ کی سیرت کو بیان کر رہا ہے اور سیرت پر عمل کے بغیر نجات بھی ممکن نہیں ہے اللہ تبارک تعالی نے اپنی اطاعت کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

"مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ"[15]

(جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی)

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی رضا، خوشنودی، محبت اور راہ نجات پانے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی پیروی ضروری ہے۔

خود حضور ﷺ نے فرمایا:

((قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِي))[16]

(میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کے چلا ہوں جب تک تم ان کو تھامے رکھو گے گمراہ نہیں ہوں گے وہ اللہ کی کتاب اور میری سنت ہے)

ایک اور حدیث ہے:

((قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ))[17]

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی)

سیرت طیبہ سے آگاہی ضروری ہے کیونکہ اس سے عرفان اور دین کی حقیقی سمجھ حاصل ہوتی ہے۔ حضور ﷺ کے کردار، اخلاق اور عادات کی روشنی میں لوگ اسلام میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کو صادق وامین کہہ کر پکارا۔ سیرت یہ بھی بتاتی ہے کہ آپ ﷺ نے دشمنوں سے انتقام نہیں لیا اور انسان کو اس کی تخلیق کے مقصد، حقوق اور ریاست کی فلاح میں کردار کا عملی نمونہ فراہم کیا، چاہے وہ ڈاکٹر، سپہ سالار یا تاجر ہو۔

مطالعہ سیرت کیوں ضروری؟

مسلم و غیر مسلم ہر اس شخص کے لیے سیرت نبوی کا مطالعہ از حد ضروری ہے جو دین اسلام کو جاننے، سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا خواہش مند ہے۔ اہل اسلام کے حوالے سے مطالعہ سیرت کی ضرورت واہمیت کے نکات حسب ذیل ہیں:

•اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بہترین نمونہ قرار دے کر آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنا فرض فرمایا ہے، لہٰذا سیرتِ نبوی ﷺ کا مطالعہ ضروری ہے تاکہ آپ کے احکامات، اوامر ونواہی اور پسند وناپسند سے واقفیت حاصل کی جاسکے۔

- دینِ اسلام کی تبلیغ واشاعت میں سیرت کا مطالعہ ناگزیر ہے تاکہ مبلغ ﷺ کے مسنون طریقہ کار سے واقف ہو اور مخاطب کو آپ کے اسوہ حسنہ سے متعارف کروا کر متاثر کرسکے۔
- قرآن کا فہم مطالعہ سیرت کے بغیر ناممکن ہے کیونکہ آپ ہی قرآن کی عملی تصویر اور کامل تفسیر ہیں۔
- مسلمانوں کے لیے سیرت کا مطالعہ محض ایک علمی مشغلہ ہی نہیں بلکہ اہم دینی ضرورت ہے جبکہ غیر مسلموں کے لیے سیرت کے مطالعہ کی نوعیت اس سے کچھ مختلف ہوسکتی ہے۔
- غیر مسلم کے لیے سیرت کا مطالعہ بتاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مختصر عرصے میں عرب کی جاہل قوم سے ایک مانند گار امت قائم کی اور دنیا میں انقلاب برپا کیا۔
- بعض غیر مسلموں کے لیے سیرت کا مطالعہ حقائق کو مسخ کر کے انہیں اپنے تعصبات اور مذموم مقاصد کے مطابق پیش کرنے کا ذریعہ بھی بن جاتا ہے۔
- مسلمان کے لیے سیرت کا مطالعہ ضروری ہے، کیونکہ آنحضرت ﷺ کی اسوہ حسنہ قرآن، حدیث اور سیرت کی کتابوں کے ذریعے ہی معلوم ہوتی ہے۔
- نیز اسلام میں خدا کی معبودیت اور وحدانیت کے اعتراف کے بعد سب سے اہم آنحضور ﷺ کی نبوت ورسالت پر ایمان لانا ہے جو ذات ہمارے لیے اتنی اہمیت کی حامل ہو کہ اس کا نام لئے بغیر ہمارا ایمان مکمل نہ ہوتا ہو، اس کے حالات سے لاعلمی ایک بدترین جرم ہے۔

مطالعۂ سیرت انسانی زندگی کے لیے ضروری ہے کیونکہ قرآنِ کریم نے حضور ﷺ کو "**رحمۃ للعالمین**" قرار دیا ہے اور سیرت میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعویٰ کس طرح عملی طور پر پورا ہوا۔ موجودہ دور میں جب انسانی نظام ناکام ہو رہے ہیں، صرف اسلام اور حضور ﷺ کی زندگی حقیقی رہنمائی اور عالمگیر نظام کا نمونہ فراہم کرسکتی ہے۔ سیرت قرآن کی تعلیمات کا عملی عکس پیش کرتی ہے اور انسان کو اصول قبول کرنے اور ان پر عمل کرنے کی رہنمائی دیتی ہے، خاص طور پر مستشرقین کے بے بنیاد الزامات کے تناظر میں۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کا مبارک فرمان:

«كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن»[18]

(یعنی قرآن ان کے خُلق ہی کا تو بیان ہے)

اگر رسول کائنات ﷺ کے مبارک اخلاق وسیرت کو جاننا اور سمجھنا ہے تو قرآن کریم کا پڑھنا ضروری ہے اور اگر قرآن کریم پر عمل کرنا ہے تو رسولِ کریم ﷺ کی مبارک سیرت وزندگانی جو کہ کامل نمونہ ہے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ ویسے تو ہر اس شخص کے لئے رسول کریم ﷺ کی مبارک سیرت کا مطالعہ از حد ضروری ہے جو دین اسلام کو جاننے، سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا خواہش مند ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے تو سیرت کا مطالعہ ایک اہم دینی ضرورت ہے۔

سیرت طیبہ کے مآخذ ومصادر

سیرت کے مآخذ کا انتخاب انتہائی اہم ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کی زندگی انسانیت کے لیے حقیقی رہنمائی اور "**نسخہ کیمیا**" ہے۔ مکی زندگی میں آپ ﷺ نے غیر مسلم اکثریت کے ماحول میں دعوت وتبلیغ، نجی واجتماعی مسائل، ہجرت، معاہدات، تعاون اور رواداری کے عملی نمونے قائم کیے۔ چند برسوں میں عرب میں کلمۂ توحید، امن وامان اور قبائل کی وحدت ممکن ہوئی۔ موجودہ دنیا کے بے راہ روی، ظلم وستم اور بے اطمینانی کے دور میں حقیقی سکون وامن صرف رسول ﷺ اور صحابہ کرام کی سیرت کی اتباع سے ممکن ہے۔

تعارف فیصل آباد

1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد انگریزنے مغربی پنجاب کے بنجر علاقوں کو آباد کرنے کا پروگرام بنایا۔ اس مقصد کے لیے ساندل بار کا علاقہ منتخب کیا گیا اور یہاں نہری نظام قائم کیا گیا۔ اجناس کی خرید وفروخت کے لیے ٹاؤن منڈیوں کا بھی انتظام کیا گیا۔ لدھیانہ، جالندھر، ہوشیارپور، گروداسپور اور فیروزپور کے اضلاع سے مختلف قومیں یہاں آکر آباد ہونے لگیں اور کھیتی باڑی شروع کی۔ ان اقوام میں جٹ، آرائیں، گجر، راجپوت، مغل، سید، پٹھان، بلوچی، بھٹی، اعوان اور دیگر شامل تھے۔ ساندل بار کے علاقے کی حالت کے بارے میں احمد غزالی لکھتے ہیں:

«درمیانی راستہ ساندبار کے خودرو جنگل پر مشتمل تھا۔ اس جنگل کی راہ

پیمائی برطانوی ہند کے کارندوں کے لئے خطرے سے خالی نہیں تھی۔اس انتظامی مصلحت کے پیش نظر مختلف روایات کے مطابق 1883ء یا 1885ء میں جھنگ کے ڈپٹی کمشنر کو لاہور جاتے ہوئے موجودہ فیصل آباد کی جگہ ایک نئے شہر کے قیام کا خیال پیدا ہوا۔1892ء میں نہر لوئر چناب کی تکمیل ہوئی اور اس جگہ مرحلہ وار آبادکاری کا آغاز ہوا»[19]

فیصل آباد کی آبادی کے حالات کے متعلق احمد غزالی لکھتے ہیں:

«سکھ عہد میں حضرت داتا ہجویری کے ہم عصر بزرگ حضرت نور شاہ ولی کے مزار کے اطراف میں پختہ مکانات کی تعمیر ہوئی۔یہ پہلی آبادی پکی ماڑی کے نام سے موسوم ہوئی۔پکی ماڑی ساندل بار کے مشرقی علاقہ کا وہ واحد مقام تھا جہاں حضرت نور شاہ ولی کے مزار کے قریب خانہ بدوشوں کی چند جھونپڑیوں کا وجود تھا»[20]

جب آبادی میں اضافہ ہوا تو لوگوں کی تعلیم وتربیت اور صحت کے لیے بھی انتظام شروع ہوگئے اور مختلف مذاہب کے پیروکاروں نے اپنے اپنے مذاہب کے مطابق عبادت گاہیں تعمیر کرنا شروع کیں تو اسی دوران میں دینی علوم کی اشاعت کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم کی ترویج کے لیے بھی ادارے قائم کرنا شروع کردیئے اور ایک علمی ماحول پیدا ہوا گیا۔

فیصل آباد کے تعلیمی ادارے

فیصل آباد نہ صرف پاکستان کا صنعتی مرکز ہے بلکہ ایک نمایاں تعلیمی شہر کی حیثیت بھی رکھتا ہے۔قیامِ پاکستان کے بعد سے یہاں تعلیمی اداروں کا تیز رفتار پھیلاؤ دیکھنے میں آیا، جس نے اس خطے کو علمی، تحقیقی اور ذہنی ترقی کا اہم مرکز بنا دیا یہاں جدید عصری تعلیم سے لے کر دینی علوم تک ہر شعبۂ تعلیم کے ادارے قائم ہیں جو نہ صرف شہر بلکہ پورے ملک میں علم و تحقیق کے فروغ میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔یونیورسٹیوں، کالجوں، اسکولوں اور دینی مدارس کے اس وسیع و ہمہ جہتی نظام نے فیصل آباد کو ایک ایسے علمی مرکز میں تبدیل کیا ہے جہاں سے بڑے پیمانے پر ماہرین، محققین، اساتذہ اور علماء تیار ہو رہے ہیں۔اشفاق بخاری اپنی کتاب "چناب کلب" میں 1912ء تک قائم شدہ تعلیمی اداروں کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

«1912ء میں تعلیمی اعتبار سے لائل پور بھی پنجاب ایگری کلچر کالج 1908ء خالصہ ہائی سکول 1908ء کے علاوہ بے شمار پرائمری، مڈل اینگلوورنیکلر سکولز کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کے لئے ایک پرائمری سکول بھی تھا»[21]

اس وقت سکولوں کے نصاب میں طبعیات، کیمیا، جغرافیہ، انگریزی لسانیات، فارسی، گلستان، بوستان، کلیات، حافظ ورومی وار شاعری، پڑھائی جاتی تھیں۔جن کی وجہ سے فیصل آباد میں لوگ تعلیم کے میدان میں بھی ترقی کرنے لگے۔ادبی میدان میں سب سے پہلے عبداللہ کامل نے انٹرمیڈیٹ عربی گرائمر 1928ء میں فیصل آباد سے شائع کروائی اور ان کے علاوہ مرقاۃ القرآن، مرقاۃ العربیہ، قاعدہ مرقاۃ القرآن کی اشاعت بھی انہی کی مرہون منت ہے۔

فیصل آباد کے اخبارات ورسائل

فیصل آباد کے قیام کے ساتھ ہی ایک اخبار "لائل پور گزٹ" کے نام سے 1899ء میں شائع ہونا شروع ہوگیا۔اس کے متعلق اشفاق بخاری لکھتے ہیں:

«1899ء میں "لائل پور گزٹ" کے نام سے ایک اخبار بھی جاری کیا گیا تھا۔جو چار برس ہی جاری رہ سکا اور 1903ء میں اپنی موت آپ مر گیا۔1897ء میں ملکہ برطانیہ کی تاج پوشی اور شہر کی اساس کی یاد میں ریل بازار کے بارہ گنبدی (گمٹی) کے بالمقابل ریل بازار کے داخلے پر قیصر گیٹ تعمیر کروایا تھا»[22]

"لائل پور گزٹ" کا اجرا اور "قیصر گیٹ" کی تعمیر اس دور کے سماجی، ثقافتی اور سیاسی رجحانات کی عکاسی کرتے ہیں ایک طرف نوآبادیاتی اقتدار کی علامات اور دوسری طرف شہری شعور کے ابھرنے کی ابتدائی لہریں۔اس کے علاوہ، 1937ء میں ہفت روزہ "سعادت" اور "لائل پور" اخبار شائع ہوا، جو اس دور کے فکری اور معلوماتی ماحول کی نمائندگی کرتا ہے۔ثقافتی میدان میں بھی سرگرمی رہی، 1927ء میں تفریح کے لیے تھیٹر قائم ہوا، 1937ء میں کاٹن ملز نے دہلی طرز پر تھیٹر بنایا اور 1954ء میں سکولوں میں ڈراموں کا آغاز ہوا۔اس کے ساتھ ساتھ مشاعروں کے پروگرام بھی منعقد کیے گئے، جن کے روح رواں مرل دھر پرشاد تھے۔

علم کی اشاعت میں مدارس کا کردار

فیصل آباد، سابقہ لائل پور، صنعتی شہر ہونے کے ساتھ ساتھ علماء اور دین کے پیروکاروں کا بھی مرکز ہے۔شہر کی مساجد اور مدارس میں اذان و قرآن کی صدائیں گونجتی ہیں اور اہلِ شہر نے دینی تعلیم کے فروغ کے لیے خود اپنی کوششوں سے متعدد مدارس قائم کیے۔1940ء تک تقریباً چالیس مدارس فعال تھے، جو آج مزید وسیع اور جدید ہو چکے ہیں، اور فارغ التحصیل طالب علم دین کی اشاعت میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔پاکستان میں ایسے متعدد اہم ادارے علم کی روشنی پھیلانے میں سرگرم عمل ہیں، جو درج ذیل ہیں:

دار العلوم فتح دین، اشاعت العلوم، تعلیم الاسلام، دار العلوم ربانیہ، مدرسہ فیض محمدی، جامعہ رضویہ مظہر الاسلام، الجامعۃ السلفیہ، اشرف المدارس، جامعہ تعلیمات اسلامیہ، جامعہ اثریہ، جامعہ قادریہ رضویہ جامعہ تبلیغ الاسلام کھڑیانوالہ، جامعہ ریاض العلوم خضرا مسجد پیپلز کالونی نمبر 1، جامعہ قادریہ رضویہ ٹرسٹ بولے دی جھگی، جامعہ

العلوم سرجیہ رسولیہ رضویہ ٹرسٹ اعظم آباد، جامعہ غوثیہ انوار القرآن گوبند پورہ گلی نمبر 1، دار العلوم فیصل آباد پیپلز کالونی نمبر 2 پہاڑی چوک، جامعہ امینیہ رضویہ محمد پورہ، جامعہ غوثیہ انوار رضویہ گلبرگ اے، محدث کبیر یونیورسٹی سرگودھا روڈ (زیر تعمیر)، فیصل آباد یونیورسٹی سرگودھا روڈ، کینال روڈ، پنجاب کالج، اسپائیر کالج، سپیریئر کالج، گورنمنٹ کالج آف سائنس، گورنمنٹ ٹیکنیکل کالج، گورنمنٹ ڈگری کالج سمن آباد، ایلیمنٹری کالج فار ٹیچرز، گورنمنٹ کالج برائے خواتین کارخانہ بازار، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی فیصل آباد ان اداروں کے قیام سے فیصل آباد کی علمی و دینی حیثیت کا اچھی طرح اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ مدارس کی سطح پر بچوں کو دینی و دنیاوی تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ جامعہ قادریہ میں مصطفائی کالج برائے خواتین کام کر رہا ہے۔

علمائے فیصل آباد کی اہم شخصیات

پروفیسر عبداللہ کامل، محی الدین خلوت، پنڈت برج موہن کیفی، تاتریہ دہلوی، پنڈت کیفی دہلوی کے بیٹے سرندر موہن اور چوہدری خوشی محمد ناظر جیسے ممتاز علمی شخصیات لائل پور (فیصل آباد) میں درس و تدریس کے شعبے سے منسلک رہے۔ پنڈت کیفی دہلوی کو اپنے بیٹے کی وفات کے بعد اپنے بچوں کے ساتھ لائل پور آنا پڑا اور وہ تقریباً دس سال یہاں مقیم رہے۔

لائل پور (فیصل آباد) میں دین کی اشاعت و تبلیغ میں بزرگوں کا اہم کردار ہے، جنہوں نے دن رات اللہ کے لیے لوگوں کو دین کا سبق دیا اور توحید و رسالت کے چراغ روشن کیے۔ ان میں حضرت بابا لسوڑی شاہ نمایاں ہیں، جو 1885ء میں گرداس پور میں پیدا ہوئے اور تبلیغ کے سلسلے میں فیصل آباد میں مقیم ہوئے۔ آپ نے اپنے روحانی فیض اور عملی نمونہ کے ذریعے لوگوں کو علم دین کی تعلیم دی اور کئی افراد کو اسلام قبول کروایا۔ ان کے علاوہ دیگر علمی و روحانی بزرگوں نے بھی دین کی خدمت کی، جن کی بدولت فیصل آباد میں علم کی شمعیں روشن ہوئیں ان میں درج ذیل علماء شامل ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا ابوالفضل سردار محمد، مولانا نور بخش توکلی، ابو انیس صوفی محمد برکت علی لدھیانوی، حضرت مولانا علامہ غلام رسول قادری رضوی، حضرت مولانا محمد عبد القادر قادری رضوی، حضرت مولانا زاہد علی شاہ قادری، مولانا غلام رسول سمندری والے، حضرت مولانا محمد بشیر الحق صدیقی، حضرت مولانا فقیر محمد ارشد پناھوی قادری سروری، سید افتخار الحسن شاہ زیدی، حضرت مولانا شیخ محمد ابراہیم المعروف صائم چشتی، مولانا محمد امین، مولانا تاج محمود، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا ضیاء الرحمان فاروق شہید، مولانا حکیم عبد الرحیم اشرف، مولانا محمد انوری، شیخ الحدیث نذیر احمد، مولانا غلام محمد جلوی، مولانا ارشاد الحق الاثری، مولانا قاضی محمد اسلم سیف، فیروز پوری، مولانا محمد خالد سیف، مولانا محمد صدیق فیصل آبادی، مولانا محمد صادق خلیل، مولانا محمد عبداللہ ویرو والوی، پروفیسر غلام احمد حریری، مولانا محمود احمد غضنفر، مولانا سید الحسن شاہ، مولانا مفتی محمد امین، عائشہ صدیقہ، ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی کے نام قابل ذکر ہیں۔

ابتدائی سیرت نگار

تابعین کا تعلق مسلمانوں کی دوسری نسل سے ہے، ان میں بیشتر صحابہ کرام کے خاندان اور قریبی تعلق رکھنے والے لوگ ہیں۔ انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت اور عقیدت ورثے میں ملی تھی۔ تابعین میں یہ ذوق پیدا ہوا کہ حیات مبارکؐ سے متعلق واقعات کو جمع کیا جائے تاکہ مسلمانوں کی زندگی کا کوئی عمل حضور ﷺ کی سیرت کے خلاف نہ ہو۔

«تابعین کی اس نوجوان نسل میں حضرت ابان بن عثمان، حضرت عروہ بن زبیر، حضرت شرجیل بن سعد اور حضرت وہب بن منبہ کے نام نمایاں ہیں»[23]

اس دور میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رفاقت کا شرف حاصل کرنے والے صحابہ کرام اور اُمہات المومنین میں سے چند خواتین و حضرات ایسے موجود تھے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گھریلو زندگی سے واقف تھے۔ حیاتِ طیبہؐ کے حالات اور واقعات جمع کرنے والے تابعین کی خوش قسمتی ہے کہ وہ ان لوگوں سے مستفید ہوئے جن حضرات و خواتین نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات مبارکؐ کو قریب سے دیکھا اور انہیں صحابہؓ کی خدمت گزاری کا شرف حاصل ہوا۔ ان اولین سیرت نگاروں کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ حضرت ابان بن عثمان، حضرت عروہ بن زبیر، حضرت عروہ کا طرز تحریر، حضرت شرجیل بن سعد، حضرت وہب بن منبہ قابل ذکر ہیں۔

علمائے فیصل آباد کی سیرت نگاری

سیرتِ مصطفی ﷺ کا سلسلہ عہدِ نبوی ﷺ سے جاری ہے اور وقت کے ساتھ یہ سلسلہ برصغیر میں بھی پوری آب و تاب کے ساتھ برقرار رہا۔ قیامِ پاکستان کے بعد بھی اس کام میں کوئی کمی نہ آئی بلکہ مختلف علاقائی زبانوں میں بھی اس کا سلسلہ جاری رہا۔ فیصل آباد کے علم دوستوں نے اس اہم کام میں حصہ ڈال کر ایسی مایہ ناز سیرت کی کتابیں وجود میں لائیں، جنہیں پڑھ کر فخر محسوس ہوتا ہے، اور یہ علمی سرمایہ نثر، نظم اور تراجم کی شکل میں بھی منظر عام پر آیا۔

شاہکار نبوت ﷺ از سید آل مزمل پیرازادہ

اس کتاب کے صفحات: 160 ہیں اس کے ناشر: انفائن بک سنٹر بل روڈ لاہور اور سن اشاعت: 1956ء بار اول ہے۔

اس کتاب میں سید الانبیاء کی امتیازی شان رسالت، سید الانبیاء نے اس کائنات کو کس حال میں پایا۔ سید الانبیاء کی آمد کا اہتمام، کائنات میں انقلاب رحمت اور اہل کائنات کی حالت جدید، قوم عرب کا امام الامم اور خیر الامم بن کر اصلاح کے لئے کھڑا ہونا وغیرہ کا بیان ہے۔

سید الکونین ﷺ از محمد طفیل قیوم

اس کتاب کے صفحات: 448ہیں اس کے ناشر: مکتبہ صدیق، کچہری بازار فیصل آباد اور سن اشاعت:1969ء ہے۔

اس کتاب کے طابع و ناشر اور انتظام خاص انجمن تنظیم المسلمین، مسجد صدیقیہ اے بلاک پیپلز کالونی فیصل آباد نے کیا۔ عربی میں آیت مبارکہ "**ورفعنالک ذکرک**" لکھی ہے۔

سرور عالم ﷺ از مولانا محمد صالح نقشبندی

اس کتاب کے صفحات: 282ہیں اس کے ناشر: علی برادران جنگ بازار فیصل آباد، مطبع رضا پرنٹنگ پریس اور سن اشاعت:1986ء ہے۔

کتاب کی زبان سادہ اور عام فہم ہے۔ مؤلف نے قرآن و حدیث سے استدلال کیا ہے۔

کتاب ہذا میں اردو نعتیہ کلام کا استعمال جابجا اس میں حضور ﷺ کی زندگی کے واقعات جو مشہور عام ہیں درج ہیں۔

رہبر زندگی مع طب نبوی ﷺ از سید سعید الحسن شاہ

اس کتاب کے صفحات: 304 ہیں اس کے ناشر: مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد اور سن اشاعت:1984ء بار اول ہے۔

اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیں کھانے پینے، بیٹھنے، چلنے پھرنے کا طریقہ سکھایا۔ آپ ﷺ ہی کی ذات نے ہمیں صحت کے اصولوں کی طرف رہنمائی کی ہے۔

حسن محمد ﷺ از السید محمد امین علی النقوی

اس کتاب کے صفحات:128ہیں اس کے ناشر: مطبع خوشنویس پرنٹنگ پریس فیصل آباد، اور سن اشاعت:1984ء ہے۔

کتاب ہذا منظوم انداز میں لکھی گئی سیرت محمد ﷺ ہے۔ جس میں ترتیب کے بغیر حضور اکرم ﷺ کی سیرت بیان کی گئی ہے۔ الفاظ ضخیم استعمال کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ جس میں حرف الف کے بغیر الفاظ استعمال کیے گئے ہیں جو کہ ان کی عظیم کاوش ہے۔

علم النبی ﷺ از علامہ محمد کریم سلطانی

اس کتاب کے صفحات: 72ہیں اس کے ناشر: مکتبہ صبح نور جامعہ ریاض العلوم، مسجد خضراء، پیپلز کالونی، فیصل آباد، اور سن اشاعت:2000ء ایڈیشن دوم ہے۔

کتاب ہذا میں حضور ﷺ کے علم کی وسعت کے متعلق مصنف سوال اٹھاتے ہیں کہ کتاب میں مستند روایات سے ثبوت پیش کیے گئے ہیں۔

الصادق والامین از مولانا محمد امین

اس کتاب کے صفحات: جلد اول، 272، جلد دوم، 240ہیں اس کے ناشر: طیب بک ڈپو نشاط آباد فیصل آباد اور سن اشاعت:2002ء ایڈیشن دوم ہے۔

"الصادق والامین" میں واقعات کو تاریخی ترتیب سے لکھا گیا ہے۔

سیرت رسول عربی از علامہ محمد نور بخش توکلی

اس کتاب کے صفحات:726ہیں اس کے ناشر: مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی اور سن اشاعت:2014ء ہے۔

اس کتاب میں ملک عرب کا جغرافیہ اور دوسرے میں عرب کی قدیم تاریخ سے ولادت مبارکہ سے آپ ﷺ کے وصال ظاہری تک کے حالات کا بیان ہے۔

آداب رسول ﷺ از پروفیسر غلام رسول شوق

اس کتاب کے صفحات: 304ہیں اس کے ناشر: شرکت پریس بسنت روڈ لاہور اور سن اشاعت:2003ء ہے۔

مولف نے عربوں کی حالت قبل از بعثت سے واقعہ اصحاب فیل، آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے واقعہ حجر اسود تک، آغاز نبوت اور وحی کا آغاز سے قبا میں آمد تک، آپ ﷺ کی مدینہ منورہ میں آمد سے وصال تک، اس کے علاوہ کچھ اضافی مضامین بھی شامل کئے ہیں۔

محمد ہی محمد ﷺ از امین نقوی

اس کتاب کے صفحات: 240ہیں اس کے ناشر: الرفیق افضالی پریس فیصل آباد اور سن اشاعت:1985ء بار اول ہے۔

یہ کتاب منظوم انداز میں لکھی گئی ہے۔ کتاب کے آخر میں اس میں استعمال ہونے والے مشکل الفاظ کے معانی درج ہیں۔

سیرت محمد ﷺ از میاں محمد امین

اس کتاب کے صفحات: 212ہیں اس کے ناشر: مطبع شاکرین اور سن اشاعت: 1430ھ اشاعت اول ہے۔

یہ کتاب بھی منظوم انداز میں لکھی گئی ہے۔

مختصر سیرۃ الرسول ﷺ مترجم محمد خالد سیف

اس کتاب کے صفحات: 384ہیں اس کے ناشر: ناشر طارق اکیڈمی فیصل آباد اور سن اشاعت:1996ء ہے۔

مختصر سیرۃ الرسول ﷺ کے مولف امام محمد بن عبد الوہاب ہیں۔ اور اس کو اردو قالب میں محمد خالد سیف نے ڈالا ہے۔

سیرت دحلانیہ مترجم صائم چشتی

اس کتاب کے صفحات: 416ہیں اس کے ناشر: چشتی کتب خانہ، فیصل آباد اور سن اشاعت:1986ء ہے۔

عربی کتاب "سیرت دحلانیہ "کا ترجمہ صائم چشتی نے کیاہے۔

سیرۃ سرور انبیاء ﷺ (الفصل فی السیرۃ کا ترجمہ) از غلام احمد حریری

اس کتاب کے صفحات:380ہیں اس کے ناشر: کتاب مرکز بھوانہ بازار فیصل آباد اور سن اشاعت:1988ء ہے۔

عربی کتاب "**الفصول فی السیرۃ** " **أبو الفداء** اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری **ثم الدمشقی** اس کے مؤلف ہیں۔اس کا ترجمہ **سیرۃ** سرور انبیاء ﷺ کے نام سے کیاہے۔

نفحات سیرت از ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی

اس کتاب کے صفحات:460ہیں اس کے ناشر:البغدادپرنٹرز فیصل آباد اور سن اشاعت: 2013ء ہے۔

مصنف نے اس کتاب میں سیرت کے مختلف پہلو کو جمع کیاہے۔

سیرت پاک محمد ﷺ دی از سعیدہ رشم

اس کتاب کے صفحات:126ہیں اس کا ناشر نامعلوم ہے،اور سن اشاعت:1990ء ہے۔

سیرت پاک محمد ﷺ دی پنجابی زبان میں لکھی گئی ہے۔ یہ سلیس پنجابی میں لکھی گئی ہے ۔عام وخاص آسانی سے پڑھ سکتے ہیں۔

پنجابی وچ سیرت رسول ﷺ از ڈاکٹر سعیدہ بانو رشم

اس کتاب کے صفحات: 744ہیں اس کے ناشر: وقاص پرنٹنگ پریس فیصل آباد اور سن اشاعت:2001ء طبع اول ہے۔

یہ کتاب دراصل مصنفہ کا پی۔ایچ۔ڈی کا مقالہ ہے۔ جو انہوں نے زیر نگرانی ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد،اور ینٹیل کالج لاہور میں جمع کروایا۔ جو بعد میں انہوں نے کتابی شکل میں شائع کروایا۔

خیر البشر ﷺ از ڈاکٹر عبدالشکور انصاری

اس کتاب کے صفحات: 287ہیں اس کے ناشر: مکتبہ حاجی حنیف اینڈ پرنٹرز لاہور اور سن اشاعت:2005ء پہلا ایڈیشن ہے۔

مؤلف پیشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے۔ اس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ اور آپ ﷺ کے ساتھ تعلق رکھنے والی مختلف شخصیتوں کا تذکرہ کیاگیاہے۔

سچیاں سرکاراں از صوفی احمد علی

اس کتاب کے صفحات: 408ہیں اس کے ناشر: ظفر اینڈ فضل پرنٹنگ پریس فیصل آباد اور سن اشاعت:1993ء پہلا ایڈیشن ہے۔

یہ کتاب پنجابی (منظوم) زبان وادب کی کتاب ہے۔

فیصل آباد میں منعقد ہونے والی سیرت کانفرنسیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کا خود بھی ذکر بلند کیا ہے اور اس نے اپنی مخلوق یعنی انسانوں میں بھی ان کے ذکر کو بلند کرنے کے لیے ایسے ذرائع پیدا فرمادیئے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ محبوب مصطفیٰ ﷺ کا ذکر کرنے کے لیے جامعات کی سطح پر سیرت کانفرنسز منعقد کی جاتی ہیں اس سلسلہ میں جی سی کالج میں 1998ء کو پہلی سیرت کانفرنس منعقد ہوئی۔اسی طرح یہ سلسلہ جاری ہے اور جاری رہے گا۔اسی طرح ہر جامعہ اپنی سطح پر سیرت کانفرنسز منعقد کرواتا ہے۔ سیرت کانفرنسز کا یہ سلسلہ رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی فیصل آباد کیمپس میں 2014ء سے شروع ہوا اور ابھی تک جاری ہے ۔اس سیرت کانفرنسز میں مقامی اور غیر مقامی سکالرز اور علمی ودینی شخصیتوں کو دعوت دی جاتی ہے۔ جس میں وہ سیدنا محمد ﷺ کی تعلیمات ،اقوال وافعال کا ذکر کرتے ہیں۔اس فصل میں سیرت کانفرنسز کا ذکر ہے جو فیصل آباد میں منعقد ہوئیں۔

حضور اکرم ﷺ پیغمبر امن وسلامتی

یہ سیرت سیمینار جی۔سی یونیورسٹی فیصل آباد میں 28/27 مئی 1997ء کو زیر اہتمام شعبہ عربی گورنمنٹ کالج فیصل آباد (جی۔سی یونیورسٹی) میں منعقد ہوئی۔ یہ سیرت سیمینار چار نشستوں پر مشتمل تھا۔اس سیرت کانفرنس کے مقررین درج ذیل تھے۔

1۔ذکر مصطفی ﷺ اور سیرت سازی از راجہ محمد ظفر الحق

2۔ حضور اکرم ﷺ اور رواداری از صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی

3۔اسوہ حسنہ کی روشنی میں رواداری از ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمن

4۔ حضور اکرم ﷺ کا پیغام از ڈاکٹر عبدالغنی شیخ

5۔اصول رواداری اور پیغمبرانہ تصور وطریق جہاد از ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء

6۔ حضور اکرم ﷺ اور رواداری از ڈاکٹر عبدالرشید رحمت

7۔رواداری۔سیاست میں پیغمبرانہ تعامل از ڈاکٹر ایاز

8۔مذہبی رواداری از ڈاکٹر حسنین نقوی

سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں مصطفائی معاشرہ کی تشکیل

یہ سیرت سیمینار 23 مئی 2003ء، کو تحصیل میونسپل ایڈ منسٹریشن ہال فیصل آباد میں

نہایت ادبی وقار علمی وجاہت اور باہمی یگانگت کے ساتھ مرکز تحقیق کے زیر انتظام منعقد ہوا جس میں وطن عزیز کی نہایت لائق اعتماد دانشور شریک ہوئے۔ چار نشستوں پر مشتمل اس علمی سیرت سیمینار میں جو مقالات پیش کیے گئے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1. نبی اکرم ﷺ پیغمبر امن وسلامتی، عصر حاضر کے تناظر میں از ڈاکٹر ظہور احمد
2. نبی اکرم ﷺ کی بحیثیت پیغمبر امن وسلامتی از مولانا محمد صدیق ہزاروی
3. امن وسلامتی کے پیغمبر ﷺ از راجہ رشید محمود
4. نبی اکرم ﷺ پیغمبر امن سلامتی عصر حاضر کے تناظر میں از ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج
5. اسلامی جہاد اور اس کا نصب العین از علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری
6. مصطفائی معاشرہ اور اصول ارتقاء از ڈاکٹر محمد شریف سیالوی
7. نبی اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ کی روشنی میں بقائے باہمی کی اساس از ڈاکٹر حافظ محمد سجاد
8. بقائے باہمی، تقاضے اور حدود، اسوہ نبی اکرم ﷺ کی روشنی میں از پروفیسر منظور حسین سیالوی
9. سماجی بہبود کے لئے نبی اکرم ﷺ کے عملی اقدامات از ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس
10. مصطفائی معاشرے کی تشکیل بنیاد از پروفیسر قاری محمد اقبال
11. اسلام اور معاشیات از پروفیسر محمد جی۔اے حق
12. رسول اکرم ﷺ کا نظام معیشت از ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی
13. تجارت کے اسلامی اصول وضوابط از پروفیسر قاری محمد اقبال
14. معاشی مسائل کا حل، سیرت طیبہ کی روشنی میں از پروفیسر سعید احمد

نبی اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ اور تعلیمات کی روشنی میں احترام آدمیت

یہ سیرت کانفرنس مرکز تحقیق جامعہ قادریہ رضویہ کے تحت منعقد ہوئی۔ یہ کانفرنس 3اور 4جون 2006ء، کو مرکز تحقیق فیصل آباد کا اجلاس منعقد ہوا۔ یہ کانفرنس چناب کلب فیصل آباد میں منعقد ہوئی۔ یہ پروگرام چار نشستوں پر مشتمل تھا اور اس کا اساسی موضوع "نبی اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ وتعلیمات کی روشنی میں احترام آدمیت" تھا۔اس سیرت کانفرنس میں جن علمی شخصیات نے مقالات پیش کیے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1. احترام آدمیت کی قرآنی بنیادیں از ڈاکر ظہور احمد اظہر
2. احترام انسانیت، صوفیاء کے افکار وتعلیمات کی روشنی میں از ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس
3. احترام آدمیت، اسوہ رسول اکرم ﷺ کی روشنی میں از محمد واصل اویسی
4. طبقاتی تعصبات اور ان کا حل از پروفیسر ڈاکٹر سید قمر علی زیدی
5. رواداری، اسوہ حسنہ کی روشنی میں از ڈاکٹر محمد طفیل
6. مسلم معاشرے کے خدوخال از پروفیسر ڈاکٹر محمد حسین آزاد
7. مسلم اور غیر مسلم شہریوں کا حق اول، جان کی حفاظت از پروفیسر قاری محمد اقبال
8. مکالمہ بین المسلک از ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس
9. بین المذاہب مکالمہ کی ضرورت واہمیت از ڈاکٹر محمد عبد اللہ صالح
10. معاشرتی زندگی میں عورت کا مقام ومرتبہ از محمد اکرم ساجد
11. سیرت طیبہ کی روشنی میں عورت کا مقام اور دائرہ کار از پروفیسر شہباز احمد قاضی
12. عورتوں کے مسائل اور ان کا حل از ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج

سیرت کانفرنس 2فروری 2012ء جی سی یونیورسٹی فیصل آباد

سیرت کانفرنس 2فروری 2012ء کو جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں منعقد ہوئی جس کی صدارت ڈاکٹر ذاکر حسین وائس چانسلر نے کی۔ دیگر مقررین درج ذیل ہیں:

1. ڈاکٹر محمد عبد اللھاز عصر حاضر میں خواتین کی تعلیم وتربیت (تعلیمات نبوی کی روشنی میں)
2. ڈاکٹر قاری محمد اقبال از نبی کریم ﷺ کی تعلیمی حکمت عملی کے اہم پہلو
3. ڈاکٹر ممتاز احمد سدید یاز معلم اور متعلم کی ذمہ داریاں (نبوی تعلیمات کی روشنی میں)
4. ڈاکٹر شاہ جنید احمد ہاشمیاز نبی کریم ﷺ کا منہاج تعلیم وتربیت اور انسانی نفسیات)

سیرت کانفرنس مکی عہد نبوی ﷺ عصر حاضر کے تناظر میں

22 جنوری 2014ء کو جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں منعقد ہوئی جس کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر ذاکر حسین نے کی اور اس میں خصوصی شرکت ڈاکٹر ظہور احمد اظہر نے کی۔ دیگر مقررین درج ذیل ہیں:

1. ڈاکٹر محمد اسحاق قریشیاز مکی عہد نبوی عصر حاضر کے تناظر میں
2. ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیاز مکی عہد اسماء النبی کی روشنی میں
3. ڈاکٹر نائلہ صفدر از مکی دور میں سیرت النبی کا تقویمی مطالعہ
4. ڈاکٹر افتخار احمد خان از سیرت النبی کا مکی عہد عربی شاعری کی روشنی میں

امتِ مسلمہ کو درپیش مسائل اور ان کا عملی حل (سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں)

25مارچ 2018ء بروز اتوار، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد کیمپس کے زیر اہتمام بین الاقوامی سیرت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر مدثر احمد، چیئر مین رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی فیصل آباد نے کی۔اس کانفرنس میں مصر، انڈیا، سوڈان اور پاکستان سے معزز مہمانانِ گرامی نے شرکت کی، جن میں شامل ہیں:

پروفیسر ڈاکٹر عبید اللہ فہاد فلاحی (انڈیا)، پروفیسر ڈاکٹر ابو سفیان اصلاحی (انڈیا)، ڈاکٹر عبد الحفیظ حسن العسیلی (مصر)، ڈاکٹر محمد عبد العزیز خضر (مصر)، ڈاکٹر محمد سعد النادی

(مصر)،ڈاکٹر عبدالوہاب جان الازہری(مصر)، محترمہ مدیحہ ترمذی(مصر)،ڈاکٹر یوسف محمد طاہر (سوڈان)،استاذہ سلوی عبد القادر (سوڈان)،ڈاکٹر عبدالروف ظفر (پاکستان)،ڈاکٹر غلام شمس الرحمن(پاکستان)

تمام مہمانانِ گرامی نے بطور مہمان مقرر کانفرنس میں شرکت کر کے اپنے علمی، تحقیقی اور تجرباتی خیالات سے شرکاء کو مستفید کیا۔کانفرنس کا مرکزی موضوع تھا: "امتِ مسلمہ کو درپیش مسائل اور ان کا عملی حل (سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں)"، جس پر مختلف مقررین نے اپنے تجربات اور تحقیقی مشاہدات کی روشنی میں مفصل گفتگو کی۔

پیام سیرت سیمینار2022ء

2 جنوری2022اتوار کو جامعہ سلفیہ (فیصل آباد) کے طلبہ نے فیصل آڈیٹوریم میں ایک خوبصورت بزم (بنام پیامِ سیرت سیمینار)سجائی۔پیام سیرت سیمینار میں جن علمی شخصیات نے گفتگو کی ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

محترم محمد سلیم جباری، محترم جناب حافظ محمد سعید فاروقی، مہمان خصوصی پروفیسر محمد یٰسین ظفر، پروفیسر نجیب اللہ طارق

سیرت کانفرنس بعنوان: سیرت النبی ﷺ معاصر تحدیات

7مارچ2024ء کو رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی فیصل آباد کیمپس کے زیر اہتمام سیرت بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر مدثر احمد چیئرمین رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی فیصل آباد نے کی۔مہمانان گرامی میں ڈاکٹر داؤد عبد القادر الجیکا(ملائیشیا)،ڈاکٹر سمعیہ سلیمان علی الشوابکی(اردن)،ڈاکٹر حذیفہ الخطیب (فلسطین)، ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم(مصر)،ڈاکٹر عبد الحمید ابریشک(ترکی)اور ڈاکٹر امیر اجود محمد(سری لنکا) نے خاص طور پر شرکت فرمائی۔ اس سیرت کانفرنس میں جو مقالات پیش کیے گئے اور جن علمی شخصیات نے مقالات پیش کیے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1. **امنیات الصحابہ فی السیرۃ النبویہ** از ڈاکٹر حذیفہ الخطیب
2. **رعایۃ البیئۃ فی السنۃ النبویۃ** از ڈاکٹر شکیل احمد عبداللہ
3. **الطفولۃ مقدمۃ الحیاۃ الجادۃ فی الاسلام** از ڈاکٹر اکرام الازہری
4. **القیم الحضاریۃ: وتطبیقاتھا فی ضوء السیرۃ النبویہ** از حافظ عبد الحنان حامد
5. اسلاموفوبیا: عصرِ حاضر کی عدم برداشت کے تناظر میں نبوی تعلیمات کا جائزہ از ڈاکٹر خالد محمود عارف
6. رحمت وشفقت: سیرتِ نبوی کی روشنی میں حیوانات کے حقوق از ڈاکٹر محمد رضوان محمود
7. سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں انسانی حقوق از محمد افضل سعید
8. مدارس کے نصاب میں اصلاحات: سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں جائزہ از ڈاکٹر محمد عمر رحیل کے علاوہ دیگر مقررین نے بھی مقالات پیش کئے۔

سیرت سیمینار امن وامان کے رہنما اصول (سیرت طیبہ کی روشنی میں)

8 نومبر 2024ء کو گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد کی سیرت چیئر کے زیر اہتمام بین الاقوامی سیمینار کا اہتمام کیا گیا۔ سیمینار میں وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر رؤف اعظم، ڈین فیکلٹی آف اسلامک اینڈ اورینٹل لرننگ پروفیسر ڈاکٹر ہمایوں عباس، کنگ سعود یونیورسٹی، ریاض سعودی عرب سے پروفیسر ڈاکٹر محمد زید ملک اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ڈاکٹر محمد نعیم، ڈاکٹر محمد صدیق نے سیرت نبوی پر مقالے پیش کیے۔

پہلی چار روزہ قومی سیرت کانفرنس

گورنمنٹ اسلامیہ گریجوایٹ کالج سرگودھا روڈ فیصل آباد میں پہلی چار روزہ قومی سیرت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس مورخہ 2025/09/22 سے 2025/09/25 منعقد ہوئی۔ جس میں ملک بھر کے نامور مذہبی سکالرز نے خطابات کئے۔ سیرت کانفرنس میں جو مقالات پیش کیے گئے اور جن علمی شخصیات نے مقالات پیش کیے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1. انسانی رویوں کی تحسین سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں از ڈاکٹر پروفیسر ہمایوں عباس شمس
2. معاشرے میں ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے کے حوالے سے رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ از پروفیسر ڈاکٹر یاسر عرفات
3. رسول اکرم ﷺ کی اخلاقی تعلیمات از ڈاکٹر پروفیسر حبیب الرحمان
4. معاشرے میں عدم برداشت اور سیرت طیبہ ﷺ از پروفیسر ڈاکٹر محمود عبداللہ
5. اسوہ رسول اور سماجی ہم آہنگی ورواداری از ڈاکٹر حافظ ضیاءالرحمان
6. سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ از پروفیسر ڈاکٹر مدثر احمد کے علاوہ دیگر مقررین نے بھی مقالہ جات پڑھے۔

سیرۃ انسٹی ٹیوٹ اینڈ ریسرچ سینٹر

2016ء میں مفتی مصطفیٰ عزیز نے عوام الناس کے لیے ایک کورس بعنوان "سیرت کورس" کا آغاز کیا۔ عوام الناس کے جذبات نے ہمت بندھائی اور اس جانب متوجہ کیا کہ ایک مستقل ادارہ اگست 2020ء کو "سیرۃ انسٹی ٹیوٹ اینڈ ریسرچ سینٹر" کی بنیاد رکھی گئی۔ جو مکمل طور پر سیرت طیبہ ﷺ کے پیغام کو عام کرنے اور تحقیق وتدریس کے لیے وقف ہے۔اس ادارہ کے تحت ایک روزہ، تین روزہ، دس روزہ، تیس روزہ سیرۃ کورس کا نصاب، کتاب، آڈیو، ویڈیو، جغرافیہ اور نقشہ جات کی صورت میں مہیا کرتا ہے۔ دنیا کی بڑی دس زبانوں میں سیرت کورس کا ترجمہ اور ہر ملک اور ہر شہر میں سیرت انسٹی ٹیوٹ کے انعقاد کا پختہ عزم اور پروگرام رکھتا ہے۔

رسائل و جرائد برائے سیرت

ماہنامہ محبوب (معراج النبی ﷺ نمبر)

ماہنامہ محبوب کے مدیر اعلیٰ، مولانا صائم چشتی، مدیر، احمد علی شرقپوری، دار الاشاعت، چشتی کتب خانہ، ارشد مارکیٹ جھنگ بازار لائل پور (فیصل آباد)۔ مجلس مشاورت میں حاجی یوسف نگینہ، علامہ حامد الوراثی، الحاج ابو طاہر عبد العزیز چشتی، سید خضر حسین چشتی کے نام شامل ہیں۔ سن اشاعت رجب المرجب 1392ھ، ستمبر 1972، جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 5، اس کے صفحات کی تعداد 63 ہے۔

ماہنامہ انیس اہل سنت فیصل آباد (میلاد النبی ﷺ نمبر)

اس کے صفحات کی تعداد 383 ہے، سن اشاعت اکتوبر 1988ء گلبرک سی فیصل آباد، رجسٹرڈ نمبر 8261، جلد 3، شمارہ 1، مدیر مسئول قاری محمد غلام رسول، ایڈیٹر صاحبزادہ محمد عطاء المصطفیٰ گیلانی، یہ میلاد النبی ﷺ نمبر ہے۔

ماہنامہ صورت الاسلام فیصل آباد

ماہنامہ صورت الاسلام 82 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے ایڈیٹر مجاہد الحسینی، جلد نمبر 7، شمارہ نمبر 5، سن اشاعت اکتوبر 1991ء (ربیع الاول 1412ھ) 65۔ پی پیپلز کالونی فیصل آباد، مجلس ادارت میں محمد ابو بکر، احمد منصور انصاری، حفیظ رضا پسروری کے نام شامل ہیں۔ ماہنامہ "صورت الاسلام" کا آغاز سن 70 کی دہائی سے ہوا اور ہر ماہ باقاعدگی سے چھپتا رہا اور مختلف سیرت نمبرز کی بھی اشاعت ہوتی رہی۔ لیکن اکیسویں صدی کے آغاز میں اس کی اشاعت بند ہو گئی۔

فیصل آباد میں سیرت النبی ﷺ کی خصوصیات

فیصل آباد علم و تحقیق کی ایک نمایاں سرزمین ہے جہاں اہلِ قلم نے سیرتِ طیبہ ﷺ پر گراں قدر علمی کام انجام دیا ہے۔ یہاں کے مصنفین نے سیرتِ النبی ﷺ کو متنوع اسالیب، مختلف علمی زاویوں اور عصری تقاضوں کے مطابق اس انداز سے پیش کیا کہ ان کی تحریریں فکری گہرائی اور تحقیقی پختگی کی عکاس بن گئیں۔ ان کا امتیاز یہ ہے کہ وہ قاری کی علمی سطح کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے غیر اختلافی، متوازن اور وحدتِ امت پر مبنی اسلوب اختیار کرتے ہیں۔ معیاری زبان، مضبوط استدلال، مستند مصادر اور عام فہم علمی طرزِ بیان کی بدولت فیصل آباد میں سیرتِ النبی ﷺ پر ہونے والا کام علمی حلقوں میں معتبر اور قابلِ اعتماد حوالہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

معروف اور فن میں ماہر اہل قلم

اہلِ تحقیق کے نزدیک یہ امر مسلم ہے کہ علم ایک وسیع سمندر ہے اور انسان کی قدر اس بات سے جانی جاتی ہے کہ وہ اس سے حاصل شدہ بصیرت انسانیت تک کیسے پہنچاتا ہے۔ فیصل آباد علمی اور تحقیقی اعتبار سے زرخیز خطہ ہے جہاں مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے سیرت نگار اخلاص، تحقیقی بصیرت اور مؤثر اسلوب کے ساتھ علمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ بعض بزرگ اب اس دنیا میں نہیں، مگر ان کا علمی سرمایہ زندہ ہے، جبکہ موجودہ اہلِ قلم جامعات، مدارس اور اداروں میں تدریسی و تحقیقی خدمات کے ذریعے امت کی رہنمائی میں مصروف ہیں۔

سیرت کی کثیر جہات پر کام

سیرتِ النبی ﷺ ایک کامل اور ہمہ گیر سرچشمۂ ہدایت ہے جس پر عمل کر کے انسان متوازن، بامقصد اور صالح زندگی گزار سکتا ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی پوری حیاتِ طیبہ امت کی تعلیم و تربیت اور رہنمائی کے لیے وقف فرمائی۔ فیصل آباد کے اہلِ قلم نے سیرتِ نبوی ﷺ کو وسعت، گہرائی اور جامعیت کے ساتھ مختلف علمی و تحقیقی جہات سے موضوعِ مطالعہ بنایا ہے، جس کے نتیجے میں مسلمانوں کو زندگی کے ہر شعبے میں فکری و عملی رہنمائی میسر آتی ہے۔

فیصل آباد کے مصنفین نے سیرتِ طیبہ ﷺ کے متعدد اہم میدانوں میں تحقیقی خدمات انجام دیں، جن میں اصولِ سیرت، قرآن کی روشنی میں سیرت، مقامِ نبوت، محبت و عقیدتِ رسول ﷺ، معجزاتِ نبوی ﷺ، تعلیمات و پیغامِ رسالت، خصائصِ نبوی ﷺ، غزوات و سرایا، طبِ نبوی ﷺ، ختمِ نبوت، قانونِ توہینِ رسالت ﷺ، فضائلِ درود شریف اور سیرتِ نبوی ﷺ کی کاملیت و ہمہ گیری جیسے موضوعات نمایاں ہیں۔

مسلکی اختلافات سے پرہیز

فیصل آباد مسلکی اعتبار سے ایک حساس خطہ ہے، تاہم اس کے سیرت نگاروں نے سیرتِ النبی ﷺ جیسے مقدس موضوع میں غیر معمولی احتیاط اور اعتدال کا مظاہرہ کیا ہے۔ مختلف مسالک سے تعلق کے باوجود ان کی تحریریں تعصب اور اختلافی رنگ سے پاک ہیں اور ادبِ رسالت، وحدتِ امت اور علمی وقار کو مقدم رکھتی ہیں۔ ساتھ ہی وہ حق بات کو مؤدبانہ اور متوازن اسلوب میں پیش کرتے ہیں، جس سے سیرتِ نبوی ﷺ کی حرمت بھی برقرار رہتی ہے اور قارئین کے دل بھی متاثر نہیں ہوتے۔

قاری کی ذہنی سطح کا لحاظ

فیصل آباد کے مصنفین نے سیرتِ النبی ﷺ کو ہر عمر اور ہر طبقے کے قارئین کے لیے قابلِ فہم انداز میں پیش کیا ہے، جہاں نہ غیر ضروری پیچیدگی ہے اور نہ اختصار کی وجہ سے مفہوم مجروح ہوتا ہے۔ انہوں نے بچوں، عام قارئین اور اہلِ تحقیق کے لیے جداگانہ اسلوب اور مواد اختیار کیا، تاکہ ہر سطح کا قاری مناسب رہنمائی حاصل کر سکے۔ اسی طرح

رسائل و جرائد میں شائع ہونے والی سیرت نگاری کو کتابی صورت میں محفوظ کر کے اسے زیادہ منظم اور قابلِ استفادہ بنادیا گیا، جس سے سیرتِ نبوی ﷺ کا علمی ذخیرہ مزید وسیع اور عام فہم ہو گیا۔

بنیادی ماخذ تک رسائی

فیصل آباد کے اکثر مصنفین نے سیرتِ نبوی ﷺ پر تحقیق کرتے ہوئے بنیادی اور اوّلی ماخذ سے براہِ راست استفادہ کیا ہے، جن میں قرآنِ مجید اور حدیثِ مبارکہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، کیونکہ مستند اور یقینی علم کا اصل سرچشمہ یہی دو ہیں۔ قرآنِ مجید سیرتِ طیبہ ﷺ کا سب سے معتبر ماخذ ہے، جو ایک طرف رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات واصول بیان کرتا ہے اور دوسری طرف آپ ﷺ کی زندگی کے اہم واقعات اور تاریخی مراحل کی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قرآن کے بعد حدیثِ مبارکہ سیرت کا دوسرا بنیادی اور مستند ذریعہ ہے، جس میں آپ ﷺ کے اقوال، افعال، خطبات، احکام اور حیاتِ طیبہ کے اہم واقعات محفوظ ہیں۔ روایت و تحقیق کے سخت معیارات کی بنا پر احادیث میں مذکور سیرت کے واقعات قرآن کے بعد سب سے زیادہ قابلِ اعتماد سمجھے جاتے ہیں۔

فیصل آباد میں سیرت النبی ﷺ کے اثرات

فیصل آباد کے مصنفین نے سیرتِ النبی ﷺ پر ایسی کتب تصنیف کی ہیں جن کے اثرات عوام اور علمی حلقوں پر مثبت رہے ہیں۔ ان کتابوں نے رسول اللہ ﷺ سے محبت، اطاعت اور اخلاقی اقدار کے فروغ کے ساتھ معاشرتی امن و محبت کو ممکن بنایا اور فتنہ و فساد کے خاتمے میں بھی مددگار ثابت ہوئیں۔ علماء، اساتذہ اور اہلِ قلم نے ان کتب کی تعلیم و تشریح کے لیے مختلف طریقے اپنائے: اساتذہ نے انہیں تدریسی مواد کے طور پر استعمال کیا، علماء نے مجالس و اجتماعات میں وضاحت کی، اور عوامی جلسوں میں عام فہم انداز میں تعلیمات پہنچائی گئیں۔ اس سے نہ صرف علمی ترقی ممکن ہوئی بلکہ سیرتِ نبوی ﷺ کی عملی رہنمائی اور معاشرتی بہتری بھی فروغ پائی۔

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی طرف رغبت کا باعث

محبت کے لیے اطاعت لازم ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اللہ کی اطاعت کی ہے۔ فیصل آباد کے علماء نے اپنی تحریروں میں واضح کیا کہ آپ ﷺ کے اقوال، افعال اور تعلیمات کی روشنی میں اطاعت ضروری ہے اور قارئین کو اس کی طرف رہنمائی فراہم کی۔ انہوں نے سیرتِ نبوی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر کام کرتے ہوئے عوام میں ایمانی جذبات اور محبتِ رسول ﷺ میں اضافہ کیا، اور عملی زندگی میں اطاعت کے اثرات نمایاں کیے، جیسے حقوق و فرائض کی ادائیگی، نماز اور دیگر عبادات کی پابندی، معاشرتی فضائلِ اخلاق، بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر شفقت، اسلامی تعلیمات کا عام پرچار، اور والدین کی خدمت۔ اس سب کا مقصد تھا کہ لوگ سیرتِ نبوی ﷺ کو سمجھیں اور اس پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی اور معاشرے کو اخلاقی اقدار کے مطابق استوار کریں۔

محبت رسول اللہ ﷺ میں اضافہ کا باعث

رسول اللہ ﷺ کے مقام اور تعلیمات کے بارے میں اہل ایمان کی محبت بے مثال ہے، اور ناموسِ رسالت ﷺ کی حفاظت میں وہ اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر پیش پیش رہتے ہیں۔ فیصل آباد کے علماء نے اپنی تصانیف میں محبتِ رسول ﷺ، عشقِ مصطفی ﷺ اور شانِ نبوی ﷺ کے جذبے کو خوبصورتی اور اثر انگیزی کے ساتھ اجاگر کیا ہے۔ ان تحریروں کے اثرات عوام میں محض زبانی محبت تک محدود نہیں رہے بلکہ عملی زندگی میں بھی لوگ سیرتِ رسول ﷺ اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ناموسِ رسالت ﷺ پر کسی بھی گستاخی کی صورت میں فیصل آباد کے عوام قانونی چارہ جوئی کے ذریعے انصاف دلانے کے لیے فعال رہے اور خود سر اقدام سے گریز کیا، جس سے محبت اور اطاعت دونوں کا ثبوت دیا گیا۔ یوں یہاں کی عوام نہ صرف رسول اللہ ﷺ سے بے پناہ محبت رکھتی ہے بلکہ آپ ﷺ کے فرامین اور تعلیمات کی پیروی بھی ہر حال میں کرتی ہے۔

انفرادی و معاشرتی راہنمائی کا حصول

کسی بھی فرد یا قوم کی تربیت کے لیے ضروری ہے کہ ان کے سامنے ایک کامل عملی نمونہ ہو جو اصولوں اور تعلیمات کی زندہ تصویر پیش کرے۔ اسی فلسفے کے تحت فیصل آباد کے علماء نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو بطورِ رہنما پیش کیا، جن کی حیاتِ مبارکہ میں ہر بات پہلے خود نافذ کی گئی اور پھر صحابہ کرام کو بھی اس پر عمل کروایا گیا۔ علماء نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو تفصیل سے بیان کیا تاکہ ہر فرد، چاہے ذاتی ہو یا معاشرتی مسئلہ، رہنمائی حاصل کر سکے۔ اس علمی کوشش کے اثرات یہ ہوئے کہ فیصل آباد کی عوام مسائل کے حل کے لیے سیرتِ نبوی ﷺ کو عملی طور پر اپنا کر اپنی زندگی میں نافذ کرتی ہے، اور یوں سیرتِ رسول ﷺ معاشرتی اور انفرادی رہنمائی کا ایک مؤثر ماخذ بن گئی۔

تعلیمی اداروں میں بچوں کی دینی تربیت کا ذریعہ

تعلیمی ادارے سیکھنے اور سکھانے کے مراکز ہیں جہاں فرد علم و تربیت حاصل کر کے معاشرے میں بااخلاق اور سلجھے ہوئے فرد کے طور پر سامنے آتا ہے۔ ابتدائی تربیت ماں کی گود میں شروع ہوتی ہے، لیکن زیادہ وقت بچے تعلیمی اداروں میں گزارتے ہیں، اس لیے یہاں دینی و دنیاوی تعلیم دونوں کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ فیصل آباد کے تعلیمی اداروں میں ایسے معلمین موجود ہیں جو سیرتِ نبوی ﷺ اور دیگر دینی موضوعات پر تصنیفی

خدمات بھی انجام دیتے ہیں۔ بچوں کو ابتدا میں قرآنی آیات کی تلاوت کروائی جاتی ہے اور پھر رسول اللہ ﷺ وانبیاء کرام کی زندگی کے اہم پہلوؤں سے روشناس کرایا جاتا ہے، تاکہ وہ ہر عمل میں اللہ اور رسول ﷺ کی رضا کو مقدم رکھیں۔

فتنہ وفساد کا خاتمہ

اسلام نے انسانیت کی توقیر اور عزت پر زور دیا ہے اور ایک انسان کی زندگی کو پوری نوعِ انسانی کے لیے قیمتی سمجھا جاتا ہے۔ فیصل آباد کے علماء نے اپنی تحریروں میں فتنہ وفساد کے دروازے بند کرنے اور رسول اللہ ﷺ کے امن کے پیغام کو فروغ دینے پر توجہ دی، بغیر کسی مسلک یا عقیدے کے خلاف منفی مواد کے چونکہ فیصل آباد میں اکثر معاشرتی کشیدگی مسلکی اختلافات کی وجہ سے ہوتی ہے، علماء نے اپنی تحریروں کے ذریعے امن، باہمی احترام اور مسلکی برداشت کو فروغ دیا۔ ان علمی کاوشوں کے اثرات کے نتیجے میں فتنوں میں کمی اور عوام میں امن و محبت کی فضا قائم ہوئی اور معاشرتی ہم آہنگی مضبوط ہوئی۔

سفارشات

زیرِ تحقیق موضوع "فیصل آباد کے سیرت نگار علماء کی مساعی کا تحقیقی جائزہ" اپنے دائرۂ کار کے اعتبار سے نہایت اہم اور وسعت کا حامل ہے۔ اس تحقیق کے دوران یہ حقیقت سامنے آئی کہ فیصل آباد کے علماء نے سیرت النبی ﷺ کے فروغ، تدریس، تحقیق اور عصری مسائل کے حل میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ تاہم اس میدان میں ابھی بھی متعدد ایسے پہلو موجود ہیں جن پر مزید تحقیقی کام کی ضرورت ہے۔ انہی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے آئندہ محققین کے لیے درج ذیل تجاویز وسفارشات پیش کی جاتی ہیں:

1. فیصل آباد کے سیرت نگار علماء کی تصانیف کا تقابلی مطالعہ کیا جائے تاکہ ان کے مناہجِ تحقیق، اسالیبِ تحریر اور فکری رجحانات کے امتیازات واضح ہو سکیں۔
2. فیصل آباد کے علماء کی سیرت نگاری میں جدید سماجی، اخلاقی اور فکری مسائل کے حل کے حوالے سے پیش کردہ افکار کا تجزیاتی مطالعہ کیا جائے۔
3. اس موضوع پر آئندہ تحقیق میں صرف مطبوعہ کتب ہی نہیں بلکہ خطبات، دروس، سیمینارز، تحقیقی مقالات، اور ڈیجیٹل ذرائع کو بھی شامل کیا جائے تاکہ سیرت نگاری کی جدید جہات سامنے آسکیں۔
4. فیصل آباد کے سیرت نگار علماء کی خدمات کا دیگر شہروں، مثلاً Lahore، Karachi اور Multan کے علماء سے تقابلی جائزہ لیا جائے تاکہ علاقائی سیرت نگاری کے رجحانات کا جامع مطالعہ ممکن ہو سکے۔
5. خواتین سیرت نگار اہلِ علم کی خدمات پر مستقل تحقیقی کام کیا جائے، کیونکہ اس پہلو پر ابھی خاطر خواہ علمی توجہ نہیں دی گئی۔
6. سیرت نگاری میں استعمال ہونے والے مصادر و مراجع کی تحقیق و تنقید پر الگ مطالعہ کیا جائے تاکہ روایت و درایت کے اصولوں کے مطابق علمی معیار کا تعین ہو سکے۔
7. جامعات اور دینی اداروں میں ہونے والے سیرت سے متعلق تحقیقی کاموں کا surveybibliographic تیار کیا جائے تاکہ مستقبل کے محققین کو ایک جامع علمی رہنمائی میسر آسکے۔
8. فیصل آباد کے سیرت نگار علماء کے افکار کو عصری تقاضوں، بین المذاہب مکالمہ، نوجوانوں کی تربیت، اور اسلامی تہذیب کے فروغ کے تناظر میں مزید تحقیقی انداز سے پیش کیا جائے۔
9. سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر مقامی زبانوں اور سادہ اسلوب میں لکھی گئی کتب کے اثرات اور عوامی پذیرائی پر سماجی و علمی تحقیق کی جائے۔

آئندہ محققین کے لیے ضروری ہے کہ وہ سیرت نگاری میں بین العلومی (Interdisciplinary) اور جدید تحقیقی مناہج کو اختیار کریں تاکہ سیرتِ نبوی ﷺ کی تعلیمات کو جدید علمی و سماجی مباحث سے مؤثر انداز میں مربوط کیا جا سکے۔

خلاصہ

سیرتِ النبی ﷺ پر ہر دور میں مختلف زبانوں میں بے شمار تحریریں لکھی گئی ہیں، جو ہر فرد کے لیے روشنی اور رہنمائی کا ذریعہ ہیں، خواہ وہ عالم ہو یا عام انسان، فاتح قوم ہو یا مظلوم۔ قرآن و حدیث، تفسیر، سیر و مغازی، فقہ، تاریخ اور دیگر مستند مآخذ سیرت نگاری کی بنیاد فراہم کرتے ہیں، اور علمائے محدّثین نے روایت کی صحت جانچنے کے لیے علوم رجال و اسناد مرتب کیے۔ سیرت کی کتابیں حضور ﷺ کی حیات مبارکہ، اخلاق، جہاد، تعلیمات، معاہدات، خطبات، ازدواجیات اور نجی معاملات تک محفوظ کرتی ہیں۔ برصغیر میں اردو اور پنجابی میں سیرت نگاری بھی مستحکم ہوئی، خاص طور پر قیام پاکستان کے بعد۔ فیصل آباد میں علامہ نور بخش سے آغاز کرتے ہوئے متعدد علمی شخصیات نے اردو میں کتب جیسے "شاہکار نبوت"، "سیرت مصطفی ﷺ"، "اخلاق رسول ﷺ"، اور بچوں کے لیے سادہ و عام فہم کتابیں تحریر کیں۔

تعلیمات نبوی ﷺ کو عام کرنے کے لیے رسائل، جرائد، محافل، سیمینارز اور نصاب میں سیرت کے مضامین شامل کیے گئے۔ سیرت نگاروں کی یہ کاوشیں دنیا کی مختلف زبانوں میں حضور ﷺ کی شخصیت، کردار اور کمالات کو بیان کرتی ہیں، اور آئندہ بھی مسلمان اسوہ حسنہ کی روشنی میں اپنی زندگی کے مسائل حل کرتے رہیں گے۔

REFERENCES - حوالہ جات

[1]Al-A'raf, 7:54.

[2]Aal 'Imran, 3:64.

[3] *Urdu Da'irah-e-Ma'arif-e-Islamiyyah*, University of the Punjab, Lahore, 1956, vol. 11, p. 505.

[4]Ghazi, Dr. Mahmud Ahmad,*Muhadarat-e-Sirat*, Al-Faisal Nashiran wa Tajiran-e-Kutub, 2009, p. 171.

[5]Ghazi,*Muhadarat-e-Sirat*, p. 175.

[6]Ta-Ha, 20:21.

[7]al-Firuzabadi, Majd al-Din Muhammad ibn Ya'qub,*al-Qamus al-Muhit*, Dar al-Ma'rifah, Beirut, 1988, vol. 2, p. 5.

[8]al-Zabidi, Muhammad Murtada al-Sayyid,*Taj al-'Arus*, Dar al-Fikr, Beirut, 2005, vol. 3, p. 28.

[9]al-Zabidi,*Taj al-'Arus*, vol. 3, p. 28.

[10]Al-Tur, 52:10.

[11]Ta-Ha, 20:21.

[12]Al-Ahzab, 33:21.

[13]Al-A'raf, 7:158.

[14]Al-Ahzab, 33:21.

[15]Al-Nisa', 4:80.

[16]al-Hakim, Abu 'Abd Allah Muhammad ibn 'Abd Allah al-Nishapuri,*al-Mustadrak 'ala al-Sahihayn*, Dar al-Baz li al-Nashr wa al-Tawzi', Makkah al-Mukarramah, 1999, p. 149.

[17]al-Bukhari, Muhammad ibn Isma'il,*Sahih al-Bukhari*, Beirut: Dar al-Fikr, 1988, Kitab al-Ahkam, Hadith no. 7137.

[18]Ahmad ibn Hanbal al-Shaybani,*Musnad Ahmad ibn Hanbal*, Lahore: Maktabah Rahmaniyyah, 2005, Hadith no. 24655.

[19]Ahmad Ghazali,*Sandal Bar*, Lahore: Feroz Sons, 1st ed., 1988, p. 13.

[20]Ahmad Ghazali,*Sandal Bar*, p. 46.

[21]Ashfaq Bukhari,*Lyallpur Kahani (Chenab Club)*, Faisalabad: Azad Printers, n.d., p. 159.

[22]Ashfaq Bukhari,*Lyallpur Kahani (Chenab Club)*, p. 55.

[23]Anwar Mahmud, Khalid, Dr.,*Urdu Nasr Mein Sirat-e-Rasul*, Lahore: Iqbal Academy, 1988, p. 136.